

ابن الحسن محمدی

کسی کی طرف سے حج و عمرہ

اگر کسی عذر کی وجہ سے کوئی شخص خود حج و عمرہ ادا کرنے سے قاصر ہو، تو وہ اپنی طرف سے کسی دوسرے کو حج و عمرہ کے لیے بھیج سکتا ہے، جیسا کہ:

سیدنا ابو زین، بلقیط بن عامر، عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مکالمہ ہوا:

إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّنَّ،
قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ».

”عرض کیا: میرے والد بہت بوڑھے ہیں۔ وہ حج و عمرہ ادا نہیں کر سکتے، نہ سواری کے قابل ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ ادا کریں۔“

(مسند الإمام أحمد: 10/4، سنن أبي داود: 1810، سنن النسائي: 2622، سنن الترمذي: 930، سنن ابن ماجه: 2906، وسنده صحيح)
اس حدیث کے راویوں کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ”یہ سارے کے سارے ثقہ ہیں۔“

(سنن الدارقطني: 183/2)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح“، جبکہ امام ابن جارود (500)، امام ابن خزیمہ (3040) اور امام ابن حبان (991) رحمہم اللہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔



امام حاکم رحمہ اللہ (481/1) نے ”امام بخاری و امام مسلم رحمہما کی شرط پر صحیح“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس حدیث کے تحت امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَأِنَّمَا ذُكِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَيْرِهِ.

”اس حدیث میں عمرہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی طرف سے اس کی ادائیگی کر سکتا ہے۔“

لمبے ناخن

لمبے ناخن رکھنا حرام، خلافِ فطرت اور کافروں کے ساتھ مشابہت ہے، جیسا کہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”پانچ چیزیں فطرت ہیں: ① ختنہ ② زیر ناف بالوں کی صفائی ③ مونچھیں ہلکی کرنا ④ ناخن تراشنا ⑤ بغلوں کے بال اکھاڑنا۔“

(صحیح البخاری: 5891، صحیح مسلم: 257)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”رسول اکرم ﷺ نے ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بالوں کی صفائی کا (زیادہ سے زیادہ) وقت چالیس دن مقرر فرمایا۔“ (صحیح مسلم: 258)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا (واجبی) سنت ہے۔“

(السنن الکبریٰ للبیہقی: 149/1، وسندہ صحیح)

چالیس دنوں سے زیادہ ناخن نہ تراشنا حرام و ناجائز ہے، کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے حکم اور سنت کی مخالفت ہے، جو سراسر ہلاکت و بربادی کا باعث ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں کی نقالی کی بجائے نبی کریم ﷺ کے اسوہ کو اپنائیں۔ اسی میں دین و دنیا کی خیر و بھلائی ہے۔